REGD E.D. NO 57

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:۔ صلاح الدین ملک ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپیہ
فی پرچہ ۲ ۰ /

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

نمبر ۵ || ۲۱ ظہور ۱۳۳۵ ہش - ۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۶ھ - مطابق ۲۱ اگست ۱۹۵۶ء || نمبر ۳۴

مدراس میں احمدیہ مسلم مشن (اسلامک سنٹر) کا افتتاح

حکومت مدراس کے وزیر مال و تعلیم کی صدارت

مدراس ۷ اگست۔ آج یہاں پر ایک نئے اسلامک سنٹر (احمدیہ مسلم مشن) کا افتتاح مدراس کے وزیر مال و تعلیم مسٹر سی سبرامنیم کے ذریعہ عمل میں آیا۔ جبکہ نمبر ۳۱ لائیڈز روڈ مدراس میں افتتاح کی تقریب نہایت شاندار طور پر منائی گئی۔ ہندو مسلم، سکھ اور عیسائی معززین کی جانب سے تواضع کی گئی۔ اور اسلامک سنٹر جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس نے انگریزی میں خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں مشن کے اغراض و مقاصد اور اس سنٹر کے قیام کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ حکومت کے ساتھ وفاداری اور تعاون کرنے کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا مندرجہ ذیل اعلان بھی پیش کیا

"ہمارے نزدیک قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ جو شخص جس حکومت میں رہے وہ اس کا فرمانبردار رہے۔ اور اس کے ساتھ تعاون کرے۔ اس تعلیم کا یہ مطلب ہے کہ ہر پاکستان میں رہنے والا احمدی اپنی حکومت کا پوری طرح فرمانبردار ہوگا۔ اور اس کے مقاصد اور مفاد میں پوری طرح تعاون کرے گا اور ہندوستان میں رہنے والا ہر احمدی حکومت ہندوستان کا پوری طرح فرمانبردار ہوگا اور اس کے مقاصد اور مفاد میں اس سے پوری طرح تعاون کرے گا۔۔۔

۔۔۔ اور یہی تعلیم انڈونیشیا، عرب، یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ، انگلستان فرانس، جرمنی، ہالینڈ، ایسے سینیا سوئٹزرلینڈ، مصر اور دیگر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے احمدیوں کو ہوگی" (الرحمت ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے خطبہ میں مندرجہ خیالات کی تصدیق فرمائی اور اسلامک سنٹر کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔

اس اہم خبر کو جنوبی ہند کے قدیمی اور مشہور و معروف کثیر الاشاعت انگریزی اخبار روزنامہ ہندو نے بھی شائع کیا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"جذبۂ صبر و تحمل کی قدر و قیمت"

مدراس ۸ اگست۔ مسٹر سی سبرامنیم وزیر مال نے احمدیہ مسلم مشن کے زیر اہتمام اسلامک سنٹر کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک عوام میں ضبط، صبر و تحمل کا جذبہ نہ پایا جائے دنیا میں پر امن ترقی نہیں ہوسکتی

نمبر ۳۱ لائیڈس روڈ، رائی پیٹھ پر واقع سنٹر کے انچارج مسٹر شریف احمد صاحب امینی نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک احمدیت آج سے قریباً ۷۰ سال پہلے مشرقی پنجاب کی ایک بستی قادیان سے شروع ہوئی اور ساری دنیا میں پھیل گئی۔ مدراس میں اس سنٹر کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو روحانی صبر پر

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کوئی تازہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۲ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چند روز کے لئے پاکستان تشریف لے گئے۔ احباب صاحبزادہ صاحب کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۰ اگست۔ شدید بارشوں کے باعث چند روز سے قادیان اور بٹالہ کے درمیان ریل کی آمد و رفت بند ہے۔ اور اس وجہ سے بیرونجات کی ڈاک کا سلسلہ باقاعدہ نہیں۔

ولادت باسعادت

قادیان ۱۹ اگست۔ پرسوں لاہور سے مکرم میر محمود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں مورخہ ۱۶/۸/۵۶ کو توام بچے پیدا ہونے کی خوشخبری موصول ہوئی۔ دونوں نو مولود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نواسے ہیں۔ اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم مرزا وسیم احمد صاحب کے بھتیجے ہیں۔ اس خوشی میں مقامی طور پر جملہ دفاتر میں نصف دن کے لئے تعطیل رہی۔ اور بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے بلاک نمبر ۱ و نمبر ۲ میں کبڈی کا میچ ہوا جس میں بلاک نمبر ۲ جیت گیا۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے طور پر انہیں مبلغ پانچ روپے مٹھائی کے لئے مرحمت فرمائے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

اور

اس میں جماعت احمدیہ کی شمولیت

افراد جماعت احمدیہ قادیان پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۵/۸/۵۶ کو صبح سات بجے صحن مدرسہ احمدیہ میں جمع ہوگئے تھے۔ جو جلوس کی شکل میں تقریب میں حصہ لینے کے لئے کمیٹی گھر گئے۔ جہاں پورے آٹھ بجے مکرم ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب صدر میونسپلٹی قادیان نے جھنڈا لہرا کر افتتاح کیا۔ اور چونکہ بارش ہو رہی تھی۔ لہٰذا ایک مختصر سی تقریر بھی کی۔ اسکے بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں سامعین کرام کو اپنے آباؤ اجداد اور لیڈران کی عظیم قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالے انعامات کی قدر کرنے اور خود بھی ان کے اسوہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ازاں بعد کارروائی ختم ہوئی اور جلوس کی صورت میں احباب واپس آگئے۔

اسی ڈاکخانہ کے قریب کانگریس کی طرف سے بھی اس خوشی میں ایک تقریب کا آغاز کیا گیا جس میں صدر مقامی کانگریس مکرم باوا بلونت سنگھ صاحب نے جھنڈا لہرا کر افتتاح کیا۔ اس میں مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت نے بھی تقریر فرمائی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بٹالہ سے کانگرس کے دو معزز ورکر مکرم خیراتی رام صاحب اور مکرم بانکے بہاری لال صاحب بھی اسمیں شمولیت کیلئے ۵ بجے شام کی گاڑی تشریف لائے اور اپنی پر از معلومات تقاریر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ یہ تقریب ۷ بجے شام ختم ہوئی۔ خاکسار رشید الحق جنرل سکرٹری قادیان۔

جماعتہائے احمدیہ کی خاص توجہ کیلئے

خلافتِ حقہ کے خلاف جو نیا فتنہ پاکستان میں پیدا ہوا ہے بھارت کی جماعتہائے احمدیہ اس سے پوری طرح آگاہ ہوچکی ہیں۔ جہاں تمام افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر۔ کامیابی و کامرانی اور شر اعداء سے محفوظ و مصئون رہنے کیلئے بعجز و الحاح دعائیں کرتے رہیں۔ اور اس امر کے لئے بھی کہ ہم اور ہماری اولادیں خلافتِ راشدہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ وہاں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ تمام افراد اور خصوصاً امراء۔ صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران پوری طرح ہوشیار رہیں تاکہ دشمن ہماری صفوں میں انتشار پیدا کرنے کا موقعہ نہ پا سکے اور جب بھی کسی شخص کے متعلق معلوم ہو کہ فتنہ ساز اس سے خط و کتابت کرتے ہیں یا کوئی شخص ان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے تو فوری طور پر نظارت ہذا کو اس سے آگاہ کریں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملنے والا ایک خط

اور

اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عبد المنان صاحب پسر محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ خط اور اس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے۔

عبد المنان صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

بحضور آقائی حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گذارش خدمت ہے کہ حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام ۲۵ر جولائی ۱۹۵۶ء کے الفضل کے شمارے میں پڑھ کر از حد رنج وصدمہ ہوا کہ ایک شریر النفس اور فتنہ پرداز شخص اللہ رکھا نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنے اور حضور (ایدہ اللہ) کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی اور کوشش کی۔ اور حضور کی بیماری کے ایام میں جبکہ حضور کو مکمل آرام کی ضرورت ہے پریشانی اور بے آرامی میں ڈالکر دکھ اور تکلیف پہنچائی ہے۔ حضور کا یہ پیغام پڑھ کر میرے گھر کے تمام افراد میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور سبھی اس کمینے شخص پر لعنتیں بھیجنے لگے جس نے ہمارے پیارے آقا کے متعلق استنے خطرناک منصوبے تیار کر رکھے تھے ——— خاکسار اور خاکسار کے اہل وعیال حضور پر مکمل اعتماد اور ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنی ہر مخلصانہ وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ مزید برآں اگرچہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن ہم بھی حضور کے خفیف سے خفیف اشارے پر ایسے لوگوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کی قربانی دینے سے ذرہ بھر دریغ نہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خاکسار خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہے۔ کہ اس خبیث اور شریر النفس اور فتنہ پرداز شخص اللہ رکھا سے اور اس کے تمام ساتھیوں سے جن کا ذکر آچکا ہے یا جو پوشیدہ ہیں۔ خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچوں کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ہم ان لوگوں سے شدید نفرت کرتے ہیں ان کی حرکات کی مذمت کرتے اور ان پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔

خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچے اس امر پر مکمل یقین وایمان رکھتے ہیں۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پورا کرنیوالے مصلح موعود ہیں۔ آپکے عہد خلافت میں جماعت نے ایک عظیم الشان ترقی کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے نہ صرف احمدیت کے پیغام کو ہی دنیا کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس پیغام کو شاندار کامیابی کے ساتھ ہمیشہ قائم رہنے والے وجود میں قائم کر دیا ہے۔ اور ہم اس پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی آخری اور مکمل فتح دنیا پر آپ کے مبارک وجود سے ہی کرائے گا۔ اور اس کے علاوہ یہ اظہار کئے بغیر بھی طبیعت نہیں رکتی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سچے مسیح ہی کے پوتے اور ایک ایسے موعود کے فرزند ہیں۔ جس کی ذہانت وفراست کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ اور یہ کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو یہی ذہانت وفراست خاندانی ورثہ میں قدرتی طور پر ملنے کے علاوہ آپ خود بھی زندگی کے ہر پہلو میں بہت تجربہ کار اور دینی اور دنیوی علوم سے خوب بہرہ ور ہیں۔ اگر حضور انہیں ہماری قیادت کے لئے مقرر فرما دیں تو ہمارے لئے اس سے بڑھ کر زیادہ فخر وخوشی کی کونسی بات ہو سکتی ہے حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب تو خدا کے فضل وکرم سے ایک بڑی ہستی وشخصیت ہیں۔ اگر حضور جماعت میں سے کسی معمولی سے معمولی شخص کو بھی ہماری قیادت کے لئے مقرر فرمائیں گے۔ تو ہمارے سر ایسے شخص کی وفاداری میں ہمیشہ جھکے رہیں گے۔ حضور خاکسار کے یہ دلی جذبات ہیں جو حضور تک پہنچا کر فخر محسوس کر رہا ہوں۔

خاکسار اور خاکسار کے اہل وعیال حضور کی صحت ودرازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت دست بدعا ہیں۔ کہ حضور کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ ہمیش رہے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان پر ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برساتا رہے۔ آمین۔ طالب دعا حضور کے ادنیٰ ترین خادموں کا خادم

عبد المنان عفی عنہ پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ مرحوم ومغفور۔

جمبڑ براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد (سابق سندھ) مورخہ ۳ر اگست ۱۹۵۶ء۔

نقل ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم عبد المنان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی چٹھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملاحظہ اقدس میں آئی۔ حضور نے فرمایا مجھے ایسی باتیں پسند نہیں۔ آپ کی بہن اور بڑا بھائی تو یقیناً مخلص ہے۔ لیکن آپ اپنے باپ کو بے عزت کر رہے ہیں۔ میرے پاس متواتر خطوط پہونچے کہ آپ ۴۳ نمبر والے مکان میں رہنے والوں کے فتنہ میں شامل ہیں بلکہ غالباً ان کی تجارت میں بھی شامل ہیں۔ آپ کا یہ فقرہ لکھنا کہ میاں ناصر کو قیادت کے لئے مقرر کر دیں یہ بھی نفاق کی علامت ہے۔ خلیفہ کے لئے تو جائز ہے کہ خلیفہ مقرر کرے مگر کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ اگر ناصر احمد بھی ایسا خیال کرے تو وہ بے ایمان ہو جائے گا۔ آپ نے جو خط لکھا ہے وہ اللہ رکھا کے مشابہ ہے۔ پس آپ نے اپنے خط سے ظاہر کر دیا کہ آپ کے خیالات اللہ رکھا سے ملتے ہیں۔

دستخط پرائیویٹ سیکرٹری ۸/۷/۵۶

(الفضل ۸/۵۶)

خط کے جواب کی مزید تشریح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عبد المنان پسر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے اپنے اس خط میں جو میرے نام لکھا ہے اور جس کا جواب الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اپنے خط میں یہ فقرہ لکھا ہے "مزید برآں اگرچہ وہ (یعنی اللہ رکھا) خدا تعالیٰ کے عذاب کی گرفت سے بچ نہیں سکتا مگر ہم بھی حضور کے خفیف سے خفیف اشارے پر ایسے لوگوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کی قربانی دینے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کریں گے"۔

یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ عبد المنان نے دیدہ دانستہ اپنے ساتھیوں کی امداد کے لئے یہ گھناؤنا اور غلیظ فقرہ لکھا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے غلام ہیں جنہوں نے ہمیں امن کی تعلیم دی ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے روکا ہے۔ مگر یہ شخص معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل کے چیلوں میں سے ہے تبھی آمادگی ظاہر کرتا ہے کہ آپ ادنیٰ سا اشارہ کریں تو میں خونریزی کرنے کے لئے تیار ہوں یہ شخص ربوہ میں ناپسندیدہ حرکات کر رہا ہے۔ ان حرکات کو تو اس نے سلسلہ کے کارکنوں کے احکام کے مطابق نہ چھوڑا۔ لیکن حرام کام کرنے کے لئے یہ صرف ایک اشارہ کا محتاج ہے۔ اس کا باپ اس سے زیادہ مخلص تھا یہ بتائے کہ سلسلہ کے اشاروں پر اس کے باپ نے کتنے خون کئے تھے۔ اگر اس کا باپ اس نیکی سے محروم مر گیا تو کیا یہ شخص اپنے باپ سے زیادہ نیکی کا مدعی ہے۔

میری طرف منسوب کر کے پرائیویٹ سیکرٹری کا جو جواب چھپا ہے۔ وہ اپنی ذات میں واضح تھا اس میں صاف لکھا ہے کہ "مجھے ایسی باتیں پسند نہیں آپ کی بہن اور بڑا بھائی تو یقیناً مخلص ہیں۔ لیکن آپ اپنے باپ کو بے عزت کر رہے ہیں"۔ میرا یہ لکھنا کہ مجھے ایسی باتیں پسند نہیں۔ ہر عقلمند کے لئے کافی تھا۔ چونکہ بعض لوگ سادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ عبد المنان کی شرارت آمیز تحریر کو نہ سمجھ سکیں۔ اسلئے الفضل کا وہ جواب پڑھ کے جو پرائیویٹ سیکرٹری نے دیا ہے میں نے اوپر کی مزید تشریح لکھ دی ہے تاکہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ عبد المنان درحقیقت منافقوں کا آلہ کار ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کو جس کا خادم ساری عمر اس کا باپ رہا بدنام کرنا چاہتا ہے اگر وہ زندہ ہوتا تو یقیناً اپنے اس بیٹے پر لعنت بھیجتا۔ جو خونریز وحشیوں کے قدم بقدم چلنے کا مدعی ہے۔

خطبہ جمعہ

اشتعال انگیزی کا الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے میں نے جو کچھ کہا تھا وہ قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق ہے

اگر کوئی ناجائز دخل اندازی کرتا ہے تو قانون کے ذریعہ اسے مداخلت سے روکنا ہمارا حق ہے

قرآن مجید کی رو سے قانون کو ہاتھ میں لینا منع ہے یہ کام حکومت کا ہے نہ کہ افراد کا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ر اگست ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں آج ربوہ آرہا تھا کہ رستہ میں

ایک دوست نے مجھے بتایا

کہ لاہور کے اخبار "نوائے پاکستان" میں کسی کا ایک مضمون چھپا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ ہمارے خلاف اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ گورنمنٹ اس طرف توجہ کرے

حقیقت یہ ہے

کہ ایک شخص کے بارہ میں ایک دوست نے لکھا کہ میں اس کا ایک عرصہ تک دوست رہا ہوں۔ اس نے کہا ہے کہ دو سال تک میں اتنی طاقت پکڑ جاؤں گا۔ کہ میں ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں گا۔ اور دوسری بات مری میں ایک دوست نے بتائی کہ اس شخص کا ایک دوست سرگودھا میں ایک وکیل کے پاس گیا اور اس سے کہنے لگا کہ میں اپنے دوستوں کی ایک پارٹی بنا کر اس گاؤں میں جاؤں گا۔ جہاں کا میرا دوست رہنے والا ہے۔ اس کے بھائی نے ساری زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ میں اپنے دوستوں کی مدد سے وہ زمین زبردستی چھین کر اپنے دوست کو دے دوں گا

یہ دو واقعات ہیں

جو مجھے پہنچے۔ اب جو پہلا واقعہ ہے کہ مجھے دو سال میں اتنی طاقت نصیب ہو جائے گی کہ میں ربوہ جاؤں گا اور مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں گا۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ فی الواقعہ اس نے یہ بات کہی تھی۔ اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس نے یہ بات نہیں کہی۔ رپورٹ کرنے والے نے کہا ہے کہ اس نے یہ بات کہی تھی۔ اور میں نے اسے کہا تھا کہ ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ اگر اس شخص نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ تو

اس شخص کو کہنا چاہئے تھا

کہ جب میں نے اس سے کہا کہ ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ تو اس نے کہا میں نے تو یہ بات نہیں کہی۔ میں کوئی عالم الغیب ہوں۔ پھر تم مجھ پر یہ الزام کیسے لگاتے ہو۔ میں خدا نہیں کہ ایسی باتیں کہوں کہ دو سال کے بعد میں اتنی طاقت پکڑ جاؤں گا کہ ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں گا۔ پھر جب میں نہ تو الہام کا دعویٰ کرتا ہوں۔ اور نہ خدا ہونے کا تو میں مسلمان ہوتے ہوئے ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں لیکن

اس دوست نے لکھا ہے

کہ جب میں نے اسے کہا کہ ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور اسے سمجھایا۔ تو اس نے ایسا نہیں کہا۔ اب صاف بات ہے کہ جب کوئی شخص مستقبل کی کوئی بات کہے۔ تو یا تو وہ الہاماً کہہ سکتا ہے یا پھر وہ اس بات کا دعویٰ کرے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرح غیب کا علم ہے ورنہ مستقبل کے متعلق کوئی بات کہنی جائز کیسے ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو تو دو دن کی بات کا علم نہیں ہو سکتا۔ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وما تدری نفس ماذا تکسب غدًا (لقمان ع ۴)

کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی اور جب خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی۔ تو اگر کوئی شخص آئندہ دو سال کے بعد کی بات بتاتا ہے۔ تو لازماً یہ بات ہو گی کہ یا تو اسے الہام ہوا ہے۔ اور یا وہ خدا تعالیٰ کی مانند عالم الغیب ہونے کا دعویدار ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو اسے کہنا چاہئے تھا کہ میں مسلمان ہوں میں عالم الغیب نہیں میں دو سال آئندہ کی بات کیسے بتا سکتا ہوں۔

یا پھر انسان بعض دفعہ

عقلی طور پر مستقبل کی بات

بیان کر دیتا ہے۔ تو اس کے ساتھ دلیل بھی دیتا ہے کہ فلاں فلاں وجوہات کی بنا پر مجھے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر فلاں فلاں بات سے نظر آتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو کوئی مہلک مرض ہو جائے۔ فرض کرو اسے ہیضہ ہو جائے اور ڈاکٹر نہ ملے اور کوئی علاج نہ ہو سکے تو وہ کہہ دے کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ مریض ایک دو دن میں مر جائے گا۔ اس وقت ہم یہ اعتراض نہیں کریں گے کہ وہ خدائی کا دعویدار ہے۔ یا وہ ملہم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ جب کوئی شخص اس سے دریافت کرے گا کہ تجھے کس طرح علم ہوا کہ مریض ایک دو دن میں مر جائے گا۔ تو وہ کہہ دے گا کہ جب خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ علاج کے سامان میسر نہیں ڈاکٹر مل نہیں تو صاف پتہ لگتا ہے کہ مریض مر جائے گا اس لئے ظاہری اسباب کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ بات کہہ دی ہے۔ اسی طرح وہ شخص یا تو یہ کہتا کہ

فلاں فلاں دلیل کی وجہ سے

میں نے مستقبل کی بات کہہ دی ہے۔ کہ دو سال کے بعد مجھے اتنی طاقت نصیب ہو جائے گی۔ کہ میں ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں گا۔ تو ہم سمجھتے یہ انسانی بات ہے یا پھر وہ یہ کہتا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ ایسا ہو گا۔ تو ہم اسے یہ جواب دیتے کہ ہمیں تمہارے الہام پر یقین نہیں۔ تم اس قسم کی اور مثالیں پیش کرو کہ تمہیں الہام ہوا ہو۔ اور پھر وہ پورا ہو گیا ہو اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کرتا تو ہم اسے یہ جواب دیتے کہ یہ جھوٹ ہے ہم تمہیں عالم الغیب نہیں مان سکتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ماتدری نفس ماذا تکسب غدًا

کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی اور تو کہتا ہے کہ دو سال کے بعد مجھے اتنی طاقت ہو جائے گی۔ کہ میں ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں۔ تو ابھی ربوہ میں آ کے دکھا دے ہمیں آئندہ دو سال تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں اور

یہ اشتعال انگیزی نہیں

بلکہ قرآنی آیت کا ترجمہ ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی۔ اور کمائی میں سارے اعمال شامل ہیں فرض کرو کہ وہ شخص چوری کرے اور اس کے نتیجہ میں جیل خانہ میں چلا جائے۔ دو سال کے بعد ہم اسے چھوڑا کرنے کے لئے جیل خانہ سے کیسے لائیں گے۔ یا فرض کرو اسے بیرونی ممالک میں ترقی کے سامان نظر آئیں اور وہ مثلاً امریکہ چلا جائے یا فرض کرو گورنمنٹ پاکستان اس کی کسی بات پر خفا ہو کر اسے ملک سے باہر نکال دے ہمیں اس کا کیا پتہ ہے۔ پس

جو بات قرآن کریم نے کہی ہے

وہی میں نے کہی ہے۔ کہ کل ہم تمہیں کہاں سے لائیں گے۔ اب یا تو پاکستان میں قرآن کریم سے اس آیت کو نکال دیا جائے۔ اس لئے کہ اس میں دھمکی دی گئی ہے۔ اگر اس کا ترجمہ کرنا دھمکی ہے۔ تو یہ آیت بھی دھمکی ہے۔ اسے فوراً قرآن کریم سے نکال دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی دھمکی دیتی ہے اور خونریزی سکھاتی ہے۔ ورنہ اس فقرہ کے کہ ہم تمہیں دو سال کے بعد کہاں سے لائیں گے یہ معنے کیسے ہو سکتے ہیں کہ ہم تم کو اسے مارو۔ جبکہ قرآن خود فرماتا ہے کہ کسی شخص کو

خود قانون ہاتھ میں لیکر مارنا منع ہے

یہ کام حکومت کا ہے نہ کہ افراد کا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائیگی اس لئے ممکن ہے کہ آئندہ دو سال میں وہ کوئی جرم کر کے جیل خانہ میں چلا جائے۔ یا اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو۔ کہ حکومت اسے ملک بدر کر دے۔ یا وہ خود اپنی مرضی سے باہر چلا جائے۔ یا وہ کسی ایسے فعل کا مرتکب ہو کہ اس سے نفرت ہو کر اس کی قوم اس کا بائیکاٹ کر دے۔ جس کی وجہ سے اس تک پہنچنا مشکل ہو جائے۔ پس میں نے قرآن کریم کی آیت ماتدری نفس ماذا تکسب غدًا کا ترجمہ کیا ہے۔ اور اگر کوئی معنے کرو۔ اس میں یہ مفہوم شامل ہے کہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہجرت کر کے کسی دوسرے ملک میں چلا جائے

یا کوئی جرم کر کے جیل خانہ میں چلا جائے۔ یا کسی جرم کی بنا پر حکومت اسے ملک بدر کر دے اس قسم کی بیسیوں باتیں اس آیت سے نکل سکتی ہیں۔ اور میں نے اپنی تحریر میں اس کی طرف مجملاً اشارہ کیا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے

کہ انبیاء بھی تو آئیندہ کے متعلق پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن انبیاء پہلے قریب کی پیشگوئیاں کرتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی روایت فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی ہوتی تھی۔ وہ اس طرح کی تھی کہ شام کو نازل ہوتی اور صبح پوری ہو جاتی یعنی جلدی سے پوری ہو جاتی۔ پھر تذکرہ کو دیکھ لو۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی الہامات اس طرح کے درج ہیں کہ الہام ہوا کہ اتنے روپے فلاں دوست نے بھیجے ہیں۔ اور ڈاکخانہ میں گئے۔ تو منی آرڈر آیا ہوا ہوتا۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ دیکھ میں تیری کتنی جلدی سنتا ہوں۔ اب اگر ایسا شخص اس قسم کی باتیں پیش کرے۔ کہ دو سال کے بعد یہ واقعہ ہو گا۔ تو اس کی بات مانی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی اعتراض کرے تو وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جب میری بعض پیشگوئیاں دو منٹ میں بھی پوری ہوئی ہیں۔ تین منٹ میں بھی پوری ہوئی ہیں اور پانچ منٹ میں بھی پوری ہوئی ہیں۔ اور تم نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ تو اس بات کو انہی پر قیاس کرو۔ اور یقین کر لو۔ کہ یہ بات بھی پوری ہو جائے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ آپ مکہ سے نکالے جائیں گے۔ اور اس کے کئی سال بعد آپ مکہ سے نکالے گئے پھر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ آپ مکہ واپس جائیں گے۔ اب اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرتا کہ ہم اس بات کو کیسے مان لیں۔ ہم اتنے سالوں کے بعد حجت پوری کرنے کے لئے آپ کو کہاں سے لائیں گے۔ تو آپ اسے یہ جواب دیتے کہ جب میری بعض پیشگوئیاں کفلق الصبح یعنی سورج چڑھنے کی مانند پوری ہو گئی ہیں۔ اور تم انہیں دیکھ چکے ہو۔ تو تم

اس کو بھی انہی پر قیاس کر لو

اور یقین کرو۔ کہ لمبے عرصہ والی پیشگوئی بھی پوری ہو جائے گی۔ اب اگر کوئی شخص اس قسم کی پیشگوئیاں پیش کر کے ثابت کر دے۔ کہ وہ پوری ہو گئی ہیں۔ تو ہم اس کی دو سال والی پیشگوئی بھی مان لیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسی پیشگوئیاں پیش کئے بغیر لمبے عرصہ والی پیشگوئی بیان کرتا ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے۔ کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی۔ ہم تیری اس بات پر کیسے یقین کریں ہم تجھے دو سال کے بعد کہاں سے لائیں۔ اس کے جواب میں

یا تو اسے یہ کہنا پڑے گا

کہ یہ آیت جھوٹی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا۔ مجھے غیب کا علم ہے۔ اگر کوئی یہ بات کہہ دے۔ تو پھر سارے مسلمان خود اسے جواب دے دیں گے۔ ہمیں زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور ہم بھی اسے جواب دے دیں گے انشاء اللہ ورنہ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے۔ اور ایسا دعوےٰ کر رہا ہے۔ جو

قرآن کریم کے خلاف ہے

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں یہ فرماتا ہے۔ کہ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی۔ سوائے اس کے کہ میں اسے بتاؤں۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ میں جسے چاہوں غیب پر اطلاع دے دیتا ہوں۔ پس اگر وہ شخص یہ کہتا۔ کہ مجھے الہاماً بتایا گیا ہے۔ کہ دو سال کے بعد مجھے اتنی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ کہ میں ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر باہر نکال دوں گا۔ تو ہم کہتے۔ میاں ہمیں تیرے اس الہام پر یقین نہیں۔

تم اس بات کا ثبوت پیش کرو

لیکن اگر وہ الہام کا لفظ نہیں بولتا۔ اور دعوےٰ پیش کرتا ہے۔ تو ہم کہیں گے میاں ہم مجبور ہیں۔ کہ تجھے جھوٹا کہیں۔ تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم دو سال تک انتظار کیوں کریں اگر تجھ میں طاقت ہے۔ تو اب ربوہ میں آ کر دکھا دے۔ اور یہ بات قرآن کریم کے فرمان کے عین مطابق ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ کوئی جان نہیں جانتی۔ کہ وہ کل کیا کمائے گی۔ اگر کوئی شخص مستقبل کے متعلق دعویٰ کرتا ہے تو اسے کہہ دو تم جھوٹے ہو۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو ابھی یہ بات کر دکھاؤ۔ ہمیں اتنا لمبا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔

مجھے خوب یاد ہے

کہ ایک مولوی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں آپ کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا۔ میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ خدا تعالےٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں۔ تم نے ان سے کیا فائدہ اُٹھایا ہے۔ کہ اور نشان دیکھنے آئے ہو۔ پس اگر اس شخص نے دو منٹ یا پانچ منٹ میں پوری ہونے والی دو چار پیشگوئیاں پیش کی ہوتیں۔ تو ہم دو سال کیا اس کی دو سو سال والی پیشگوئی بھی مان لیتے۔ اور کہتے جب ہم نے دو تین یا پانچ منٹ میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں دیکھی ہیں۔ تو یہ لمبے عرصہ والی پیشگوئی بھی ضرور پوری ہو گی۔ لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کی پیشگوئیاں دکھائے بغیر لمبے عرصہ والی پیشگوئی کرے۔ تو ہم کہیں گے۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔

دوسری بات یہ ہے

کہ مجھے ایک دوست نے مری میں بتایا کہ اس شخص کا ایک دوست سرگودھا میں ایک وکیل کے پاس آیا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ اس کے بھائی نے ساری زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ میں اپنے دوستوں کی ایک پارٹی بنا کر اس کے گاؤں میں جاؤں گا۔ اور ساری زمین اس کے بھائی سے زبردستی چھین کر اسے دوں گا۔ اب اگر میں نے کہا۔ کہ وہ اپنے گاؤں جا کے دکھا دے۔ تو اس میں کیا اشتعال انگیزی ہے۔ اگر اس کے بھائی نے دیکھا کہ اس کے دوست لاٹھیاں اُٹھائے اس پر حملہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تو وہ پولیس کو اطلاع دے گا۔ اور اس کی مدد سے انہیں گاؤں سے باہر نکال دے گا۔ تو فساد کیسے ہو گا۔ اسی طرح

ربوہ کی زمین

صدر انجمن احمدیہ نے خرید کی ہوئی ہے۔ اور مرزا ناصر احمد صدر انجمن احمدیہ کا عہدیدار ہے۔ جو اس کے بنائے ہوئے مکان میں رہتا ہے۔ اب اگر مرزا ناصر احمد کو کوئی اس مکان سے باہر نکالنے آئے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ تو وہ پولیس کو بلا کر اس شخص کو ربوہ سے باہر نکلوائے گا یا نہیں اور اگر وہ ایسے آدمی کو پولیس کی مدد سے ربوہ سے باہر نکلوائے گی۔ یہ تو مین

امن کا قیام

ہو گا۔ کیونکہ یہ زمین کسی سے چھینی ہوئی تو ہے نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ سے خرید کی ہوئی ہے اور باقاعدہ رجسٹری کرائی ہوئی ہے۔ اگر یہ زمین کسی سے چھینی ہوئی ہوتی۔ تب تو کہا جا سکتا تھا کہ حکومت آپ کی مدد کیوں کرے۔ لیکن جب

یہ زمین گورنمنٹ سے باقاعدہ خریدی ہوئی ہے

اور مرزا ناصر احمد صدر انجمن احمدیہ کا عہدیدار ہے۔ جو اس زمین کی مالک ہے۔ اور جس مکان میں وہ رہتا ہے۔ وہ بھی صدر انجمن احمدیہ کا بنایا ہوا ہے۔ تو اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مرزا ناصر احمد کو ربوہ سے نکالنے آیا ہوں۔ تو وہ پولیس کو اطلاع دے گی کہ نہیں۔ اور اگر وہ

پولیس کی معرفت

اس آدمی کو ربوہ سے باہر نکلوائے گی۔ تو یہ کارروائی فساد کیسے ہو جائے گی۔ یہ تو عین امن کا قیام ہو گا ہمیشہ سے یہ

ساری دنیا کا قانون

ہے۔ کہ کسی کی مملوکہ زمین یا جائیداد پر زبردستی قبضہ کرنا جرم ہے۔ یورپ میں بھی جرم ہے۔ اور امریکہ میں بھی جرم ہے۔

پاکستان میں بھی جرم ہے

تو پھر ربوہ میں جو مکانات صدر انجمن احمدیہ نے بنائے ہیں۔ ان میں اگر کوئی شخص ناجائز دخل اندازی کرتا ہے۔ اور ان پر زبردستی قبضہ کرنا چاہتا ہے تو یہ جرم کیوں نہیں ہو گا۔ اگر کوئی شخص بُرے ارادے سے ربوہ آتا ہے۔ اور ان مکانات کے مکینوں کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو صدر انجمن احمدیہ پولیس کی مدد سے اسے ربوہ سے ضرور باہر نکلوائے گی۔ کیونکہ کسی کی جائداد میں دوسرا شخص بغیر اس کی اجازت کے دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ بلکہ پولیس کا فرض ہے کہ وہ اس کی جائداد پر کسی کو زبردستی قبضہ کرنے نہ دے۔ پس اگر کوئی شخص

ناجائز دخل اندازی

کرتا ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے باہر نکالنا اور اپنی جائداد کی حفاظت کرنا صدر انجمن احمدیہ کا قانونی حق ہے۔ اور یہ عین قانون ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ اس کی عقل ماری گئی ہے۔ اور اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پس میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ ربوہ کی زمین

صدر انجمن احمدیہ

کی خرید کردہ ہے۔ اور مرزا ناصر احمد اس کا عہدیدار

خطبہ جمعہ بقیہ صلہ

ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے بنائے ہوئے مکان میں رہتا ہے اس لئے کوئی آئے اور اسے باہر نکال کر دکھائے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو پولیس اسے ربوہ سے نکال دے گی۔ کیونکہ یہ ناجائز دخل اندازی اور زبردستی قبضہ کرنا ہے۔ اور پولیس کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو ربوہ سے باہر نکال دے۔ اگر پولیس کسی شخص کو شہر سے باہر نکال دے۔ تو فساد کا موجب کس طرح ہو سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ گواہ بھی مل جائیں۔ کہ وہ بد ارادہ سے یہاں آیا ہے۔

اگر پولیس کو پتہ لگ جائے

کہ کوئی شخص صدر انجمن احمدیہ کے کسی بڑے افسر کو زبردستی نکالنے آیا ہے۔ اور وہ کوئی کارروائی نہ کرے۔ تو خود پولیس کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اور عدالت یا حکومت کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی ملکیت کی حفاظت کرنا پولیس کا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص اس میں دخل اندازی کرے۔ تو یقیناً پولیس اس کو روکے گی۔ اور یہ قانون کے مطابق ہوگا۔ اور شریعت کے مطابق ہوگا۔ ورنہ جب تک ناجائز دخل اندازی کا قانون باقی ہے۔ میرا یہ کہنا درست ہے۔ کہ کوئی شخص ربوہ میں داخل ہو کر مرزا ناصر احمد کو نکال کر تو دکھائے۔ اور جو شخص کہتا ہے۔ کہ میں مکان کے مالک یا اس کے نمائندہ کو نکال دوں گا وہ

اپنی زبان سے جرم کا اقرار کرتا ہے

اور تسلیم کرتا ہے کہ وہ بد ارادہ سے آیا ہے اگر اسلامی حکومت ہوتی۔ تو وہ جرم کے ارتکاب سے پہلے روکا جاتا۔ کیونکہ انگریزی قوانین کی نقل ہو رہی ہے۔ اور قاعدہ بنایا گیا ہے۔ کہ وقوعہ ہوئے تو پولیس کارروائی کرے گی۔ اس لئے وہ ایک حد تک محفوظ ہے حالانکہ اگر کوئی منہ سے اقرار کرتا ہے۔ کہ میں فلاں جرم کروں گا۔ تو وہ کم از کم اس تعزیر کے نیچے آ جاتا ہے۔ کہ پولیس اس کے خلاف کارروائی کرے۔ اور اس سے تحریر لے کہ اس نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے

میں پھر کہتا ہوں

کہ جو شخص اس غرض سے یہاں آئے گا کہ وہ مرزا ناصر احمد کو ربوہ سے نکال دے۔ وہ ربوہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مرزا ناصر احمد صدر

احمدیہ مسلم مشن بقیہ صلہ

روشن خیال بنایا جائے۔ اور نوجوانان اسلام کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کا وقار اور اس سے وفاداری کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

سنٹر کا افتتاح فرماتے ہوئے مسٹر سبرامنیم نے فرمایا کہ:۔

اس ملک کے رہنے والے مختلف مذاہب کے پیرو ہیں۔ اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ لوگ باہمی طور پر پُرامن زندگی بسر کریں۔ اور یہ چیز اسی وقت ممکن ہے جب ان میں باہمی ضبط اور صبر و تحمل کا جذبہ پایا جائے۔ آپ نے اسٹیٹ کے غیر مذہبی پہلو کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ

ہندوستان کے آئین میں مذہبی عبادات کی آزادی کا یقین دلایا گیا ہے۔ ہر ایک فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کے مذہبی جذبات اور حقوق کا احترام کرے۔ یہ ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھے خاص کر مذہب اور خدا کے معاملے میں۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ احمدیہ مسلم مشن کے زیر اہتمام جاری ہونے والا یہ سنٹر ایسے رنگ میں کام کرے گا کہ ان لوگوں کے اندر جذبہ رواداری کو ترقی دینے میں کوشاں رہے گا۔

آپ نے مولوی شریف احمد صاحب امینی کے اظہار کردہ خیالات کی تصدیق فرمائی اور کہا کہ لوگوں کو سب سے پہلے ملک کا وفادار ہونا چاہیئے۔ اگر وہ ملکی وفاداری پیدا کریں تو پھر ہندوستان کی وفاداری ختم ہو جاتی ہے۔ آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ یہ مشن بھی اس اصول کو پیش نظر رکھے گا۔

بلقاغ مسٹر کریم اللہ نوجوان اسکرٹری

انجمن کا ملازم ہے اور اس کے بنائے ہوئے مکان میں رہتا ہے اگر کوئی اسے ربوہ سے باہر نکالے گا تو اس کے معنے ہیں کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کو اس کی خریدی ہوئی زمین کے قبضہ سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ خیر میں داخل ہونے کے یہ معنے نہیں کہ یہاں آ کھوں کر چلا جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنی من مانی کارروائی کرے۔ (الفضل ۱۴/ اگست ۱۹۵۶ء)

اسلامی نظام میں خلافت کونے کا پتھر ہے

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

اللہ تعالےٰ نبی کے ذریعہ سے مومنین کی جماعت پیدا کرتا ہے۔ ان کا تزکیہ نفوس فرماتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد ان کی شیرازہ بندی اور ان کی روحانی تربیت کے لئے نظام خلافت کو جاری کرتا ہے۔ دور خلافت میں بعض اندرونی فتنے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کے مقابلہ میں عام طور پر بیرونی فتنے کھڑے ہوتے ہیں۔

خلفائے راشدین رضہ کے زمانہ میں مسلمان اس حقیقت سے اچھی طرح واقف تھے اسی لئے وہ خلافت کے خلاف فتنوں کا مقابلہ کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا:۔

وقد استخلف اللہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم ویقیم بہ کلمتکم۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے ایک خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ تا تمہاری باہمی اُلفت کو زیادہ کرے۔ اور تمہاری شیرازہ بندی کو قائم رکھے۔

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ عہد خلافت میں خود جہاد پر روانہ ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا

فواللہ لئن اصبنا بک لا یکون للاسلام نظام۔ کہ اگر آپ کی شہادت ہو گئی۔ تو اسلام کا نظام قائم نہ رہ سکے گا۔

(تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صـ۱۷۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ:۔

فواللہ لئن فجعنا بک لا یکون للاسلام نظام ابداً۔

کہ بخدا اگر آپ کو کوئی گزند پہنچ گیا۔ تو پھر کبھی بھی اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکے گا۔ (تاریخ الخلفاء صـ۵۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب کچھ شریر لوگوں نے خلافت کو مٹانا چاہا۔ تو حضرت حنظلۃ الکاتب نے فرمایا:۔

عجبت لما یخوض الناس فیہ	یرومون الخلافۃ ان تزول
مجھے تعجب ہے کہ یہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔	یہ چاہتے ہیں کہ خلافت زائل ہو جائے۔
ولو زالت لزال الخیر عنہم	ولاقوا بعدھا ذلاً ذلیلا
اگر خلافت باقی نہ رہی تو ان سے ہر برکت چھن جائیگی	اسکے بعد یہ ذلت و خواری کا شکار ہو جائیں گے
وکانوا کالیھود او النصاریٰ	سواءً کلھم ضلوا السبیلا

اس وقت یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے۔ سب یکساں گمراہ اور راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہونگے

(تاریخ ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۷۲)

ان اقوال سے ظاہر ہے۔ کہ عہد صحابہ رضہ میں خلافت کا کیا مقام سمجھا جاتا تھا۔ خلافت روحانی برکات کا عظیم الشان ذریعہ ہونے کے علاوہ اسلامی نظام میں کونے کے پتھر کی حیثیت رکھتی ہے۔

(الفضل ۱۶/ اگست ۱۹۵۶ء)

مشن نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(سندہ مورخہ ۱۴/ اگست ۱۹۵۶ء صـ۴ کالم ۱-۲)

اس تقریب میں شمولیت کے لئے مدراس کے ہر طبقہ اور سوسائیٹی کے ذی اثر احباب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ حیدرآباد دکن بنگلور وغیرہ مقامات سے بھی احمدی احباب شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اور خدا کے فضل سے یہ تقریب بخیر و خوبی و کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

درخواست دعا

میرے برادر اکبر اخویم قریشی عطاء الرحمن صاحب کافی عرصہ سے دماغی عارضہ کی بناء پر بیمار چلے آ رہے ہیں اور باوجود علاج کے کامل شفایابی نہیں ہو رہی۔ لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

خاکسار قریشی عبدالقادر اعوان درویش قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں

مکرم پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ کا خط

ذیل میں مکرم محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ کا ایک خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔ اور جس میں انہوں نے اللہ رکھا منافق کے مانسہرہ آنے کا حال بیان کیا ہے۔ جو واقعات انہوں نے لکھے ہیں۔ اس سے اس شخص کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے وہ مکرم محمد زمان شاہ صاحب سے یہ کہتا رہا کہ وہ اپنے دورے کی رپورٹ مرکز میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیج رہا ہے۔ اور یہ کہ اس نے جماعت مانسہرہ کے متعلق بھی رپورٹیں بھیجی ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی کوئی ایک رپورٹ بھی یہاں موصول نہیں ہوئی۔ ان منافقوں کا یہ طریق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام سے فائدہ اٹھایا جائے یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں بھی اللہ رکھا گیا ہے۔ وہاں حضرت میاں صاحب موصوف کا نام لیتا رہا ہے۔ کہ وہ ان کو رپورٹیں بھیجتا ہے۔ یہ اس کے جھوٹا ہونے کا بین ثبوت ہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کی طرف سے اس بارے میں وضاحت کے ساتھ الفضل میں تردید شائع ہو چکی ہے۔ کہ ان لوگوں کی طرف سے اس قسم کا کوئی خط آپ کی خدمت میں موصول نہیں ہوا۔

دوسرا امر جو مکرم محمد زمان شاہ صاحب کے خط سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ان منافقین کا غیر مبائعین کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اللہ رکھا جہاں کہیں بھی گیا ہے اس نے وہاں غیر مبائعین کے ساتھ رابطہ قائم رکھا ہے۔ مانسہرہ میں بھی وہ غلام ربانی خانصاحب سے جو غیر مبائعین کے پرانے اور سرکردہ رکن ہیں برابر ملتا رہا اور ساتھ ہی وہ ہماری جماعت میں بھی گھستا رہا۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے منافقوں سے خوب ہوشیار رہیں اور ہوشیارانہ فراست سے کام لیں۔ جیسا کہ اس خط میں بھی ذکر ہے۔ ایسے لوگ جماعت کی اصلاح کے نام سے فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی غرض اصلاح نہیں بلکہ فتنہ پیدا کرنا ہوتی ہے۔ لہٰذا احباب کو پوری طرح چوکس رہنا چاہیئے۔

نقل خط مکرم محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ

سیدی و مخدومی دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ بابرکت زندگی عطا کرے اور دیر تک آپ کا سایہ جماعت پر قائم رہے۔

۲۔ یہ امر از حد قابل افسوس ہے کہ جب ایک لمبی بیماری اور زیادہ کام کے بعد آپ کو آرام چاہیئے تھا۔ ایک ناعاقبت اندیش گروہ نے جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر کے آپ کو تکلیف دی ہے۔

۳۔ یہ شخص جس کا نام اب اللہ رکھا معلوم ہوا ہے۔ مانسہرہ آیا۔ چند روز یہاں رہا۔ لیکن اس نے مانسہرہ میں کوئی ایسی گفتگو نہیں کی۔ جس سے مجھے شبہ ہو سکے کہ اس کا مشن جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہے۔ ورنہ میں یہ واقعہ جماعت کے سامنے پیش کرتا۔ اور مرکز میں بھی اس کے متعلق اطلاع دیتا۔ اور حضور کی خدمت میں رپورٹ بھیجتا۔

۴۔ گزشتہ رمضان میں مجھے میرے ملازم نے اطلاع دی۔ کہ باہر ایک مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ وہ مجھے بلاتے ہیں۔ میں باہر گیا۔ وقت قریب شام کا تھا۔ میں اس سے ملا۔ دریافت کیا کہ کیا اس کا روزہ ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے اس کی افطاری کے لئے چائے وغیرہ بھیجی۔ اور شام کی نماز پڑھ کر میں اس کے پاس گیا۔ ایک گھنٹہ تک میں اس سے سلسلہ کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ سے ربوہ سے آیا ہوا ہے۔ تبلیغی دورہ پر ہے۔ مگر انجمن کا ملازم نہیں ہے۔ اور اپنے دورہ کی رپورٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھیجتا ہے اس نے غلام ربانی خانصاحب جو دوکنگ میں مبلغ رہ چکے ہیں۔ کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ خانصاحب کے تعلقات ہماری جماعت کے بعض بڑے بڑے لوگوں سے لاہور میں ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ خانصاحب غلام ربانی خانصاحب کو ہماری جماعت سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ ان کے تعلقات دنیوی طرز کے ہوں گے۔ بڑے لوگ ایک دوسرے سے ملا ہی کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ خانصاحب سے آج ہی ملا ہے۔

۵۔ میں نے اس کی باتوں سے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ اس کو باہر پھرنے کا شوق ہے۔ تبلیغ بھی کرتا ہے۔ کسی نظام کے تحت نہیں ہے۔ اور اپنی پوزیشن بڑھانے کے لئے یہ بھی اظہار کر رہا ہے۔ کہ اس کے تعلقات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تک سے ہیں۔ مجھے اس پر شک تھا کہ جہاں تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ذکر کرتا ہے غلط ہے۔

۶۔ اس نے مزید دریافت کیا کہ کیا مانسہرہ میں باجماعت تراویح پڑھنے کا انتظام ہے میں نے کہا کہ ہمارے سکرٹری مولوی محمد عرفان صاحب کے مکان پر باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس کو مولوی صاحب کے مکان پر پہنچا دوں۔ میرے پاس اس وقت ایک صاحب مانسہرہ کے رہنے والے بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ مولوی صاحب کے محلہ میں ہی رہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مہمان کو مولوی صاحب کے مکان پر پہنچا دیں گے۔ چنانچہ وہ ہمراہ چلے گئے۔

۷۔ تیسرے روز میں نے کچہری میں مولوی محمد عرفان صاحب سے دریافت کیا کہ ایک مہمان میں نے ان کے مکان پر بھجوایا تھا وہ ہے یا چلا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ وہ تو دن بھر تبلیغ میں مشغول رہتا ہے۔ ایک دو دن کے بعد وہ عصر کے وقت مجھے بازار میں ملا۔ اور کہا کہ وہ بالاکوٹ جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور میرا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اسباب اس سے حسن سلوک پیش آئے ہیں۔ اور کہ اس نے مانسہرہ کی جماعت کے متعلق رپورٹ حضرت مرزا صاحب کو بھیج دی ہے۔

۸۔ بالاکوٹ سے اس نے ایک خط مولوی محمد عرفان صاحب کے نام لکھا کہ بالاکوٹ کی جماعت میں اندرونی تفرقہ ہے۔ اس کی طرف مولوی صاحب اور مجھے توجہ کرنی چاہیئے اور خط میں یہ بھی لکھا۔ کہ بالاکوٹ کے متعلق اس نے اپنی رپورٹ مرکز کو بھیجدی ہے۔ اس کے بعد وہ مانسہرہ نہیں آیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ رکھا ہی تھا۔ جو مانسہرہ آیا اور چند روز یہاں رہا۔ مانسہرہ میں اس کی گفتگو سے یا طرز عمل سے ہمیں کسی طرح کا شک و شبہ اس کے متعلق نہیں ہوا۔ حضور کا نام بھی ادب سے لیتا رہا۔

۹۔ دراصل مانسہرہ کی جماعت کے حالات بفضل خدا ایسے ہیں۔ کہ کسی مفسدہ پرداز کو یہ خیال تک بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی ایسی تحریک میں حصہ لیں گے۔ جس سے جماعت میں تفرقہ و انتشار پیدا ہو۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اشاعت اسلام کے لئے کھڑی کی اور کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بموجب ان کی وصیت کے سلسلہ خلافت اس جماعت میں قائم رہے گا۔ اور جس سلسلہ میں حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول ہوئے۔ اور خلیفہ ثانی اب آپ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی جو سبز اشتہار میں شائع کی گئی ہے۔ آپ اسکے مصداق ہیں اور پسر موعود و مصلح موعود ہیں۔

۱۰۔ ہمارا یقین ہے کہ جماعت کے قیام و ترقی کے لئے خلافت کا سلسلہ ضروری ہے کوئی جماعت بغیر امام کے جس کے حکم کو وہ ماننا ضروری سمجھتی ہو۔ قائم نہیں رہ سکتی۔ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ خلیفہ محض برائے نام ہو اور اسکو کوئی اختیار نہ ہو۔ ہم خلیفہ کے لئے ان سب اختیارات کا ہونا لازمی سمجھتے ہیں۔ جو اختیارات بحیثیت خلیفہ آپ کو حاصل ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ و دیگر انتظامی دائرے سب خلیفہ وقت کے تحت ہیں۔ اور آئندہ بھی یہی نظام قابل قبول و عمل ہو سکتا ہے یہی میں ترقی و اتحاد کا راز مضمر ہے۔ گزشتہ چالیس سال میں مختلف موقعوں پر جماعت کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور حالات اس حد تک نازک ہوتے رہے کہ دنیا کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اب جماعت گئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوئی۔ مگر یہ خلافت کے نظام کی برکت تھی کہ مخالفین ناکام رہے۔ اور جماعت اخلاص و قربانی میں آگے ہی بڑھتی گئی اشاعت اسلام کا کام ہر سال بڑھتا ہی گیا۔ اور اس حقیقت سے اب انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدی مبلغ قرآن و اسلام کی اشاعت میں مشغول ہیں اور حضرت مسیح موعود کے الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس کے پورا ہونے کی شہادت اپنے عمل سے دے رہے ہیں۔ اور یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔

ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ آئندہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زبانی میں نے کئی بار سنا کہ خلیفہ خدا مقرر کیا کرتا ہے۔ اور یہی الفاظ کئی بار آپ سے سنے اور آپکے خطبوں میں پڑھے۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے کا قائم کردہ ہے اور وہ خود ہی اس کی حفاظت کے سامان پیدا کرے گا۔ اور جو بھی اس منصب کا اہل ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں

مکرم عبد القیوم صاحب پراچہ کا خط

عبد الوہاب صاحب سے اللہ رکھا کے تعلق کی ایک اور شہادت

ذیل میں مکرم عبد القیوم صاحب پراچہ منیجر لونا یٹڈ ٹرانسپورٹس بیرون لوہاری دروازہ لاہور کا وہ خط شائع کیا جا رہا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس خط سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ رکھا کا عبد الوہاب سے خاص تعلق تھا اور وہ اسے مختلف مقامات کی طرف بھجواتے تھے۔ اور اسے سفر کی سہولتیں مہیا کر دیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

میرے پیارے آقا خداوند حضور کو صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رکھے۔ حضور کی خلافت حقہ کے خلاف بعض خبیث اور فتنہ پردازوں نے جو شرمناک شرارت کر رکھی ہے میں اس پر لعنت اور نفرت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور حضور پرنور کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ حضور کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔

اس سلسلہ میں حضور کی خدمت میں ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح تو یاد نہیں ہے غالباً ۱۹۵۵ء کی مجلس مشاورت سے قبل مولوی عبد الوہاب صاحب نے ایک شخص کو خط دے کر میرے پاس بھیجا کہ یہ غریب احمدی ہے اس کو سرگودھا کا فری پاس دے دیں۔ میں نے اس کو پاس دے دیا۔ پھر وہی شخص عید الاضحیٰ سے تین چار روز قبل میرے پاس آیا اور سرگودھا کا پاس مانگا۔ اس روز میں نے اس کو ٹال دیا۔ دوسرے روز پھر آ گیا۔ اور مسکینوں کی طرح آ کر کھڑا ہو گیا۔ مجھے پھر اس کو پاس دینا پڑا۔ ۲۶؍ جولائی کو چوہدری بشیر احمد صاحب کا ٹھ گڑھی جو سرگودھا بھیرہ بس میں سیکرٹری ہیں بادام محمد اقبال صاحب پراچہ نے ادائیگی ٹیکس لاریاں میرے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے کہا خبیث اللہ رکھا عید سے تین چار روز قبل سرگودھا آیا اور شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ کا مجھ سے دریافت کیا میں نے اسے کہا کہ تم نے کیا کہنا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے ان سے پاس لینا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ وہ گھر چلے گئے ہیں۔ پھر وہ دفتر سے چلا گیا۔ ان کی اس بات سے مجھے فوراً دل میں خیال گذرا کہ کہیں وہی شخص نہ ہو جس کو میں نے دو دفعہ پاس دیا۔ میں نے چوہدری صاحب سے جب حلیہ دریافت کیا۔ تو وہی شخص اللہ رکھا خبیث ہی نکلا۔

حضور میرے اور میرے بیوی بچوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرتے دم تک حضور کی غلامی میں رکھے۔

میں نے تحریک جدید کے بارھویں سال کا چندہ ۱۱۵ روپے بھی ادا کر دیا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق بخشے۔ فقط والسلام

حضور کا ناچیز غلام عبد القیوم پراچہ منیجر لونا یٹڈ ٹرانسپورٹس

بیرون لوہاری دروازہ لاہور

مبلغ دہلی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کا خط

اللہ رکھا کی فتنہ پردازی کے متعلق ایک مزید شہادت

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے جس سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ رکھا ایک عرصہ سے احمدی جماعتوں میں پھر کر جماعت میں انتشار اور فتنہ پھیلانے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہے۔

انجمن احمدیہ بلی ماراں دہلی ۲؍۸؍۵۶ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

سیدی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اخبار الفضل کے ذریعہ اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کے پیدا کردہ فتنہ سے اطلاع پا کر سخت کوفت ہوئی۔ آج جبکہ ہمارے بیرونی مخالفین ایڑی سے چوٹی تک کا زور ہمارے خلاف لگا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم بنیانٌ مرصوص ہو کر ان کا مقابلہ کریں۔ تاہم بعض کمزور ایمان لوگ حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر جماعت کے اندرونی حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور اقدس کی ذات والا صفات کو اور جماعت کو ان اندرونی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ہمارا یہ محکم ایمان ہے کہ حضور ہی وہ پسر موعود ہیں۔ جس کی بشارت اللہ پاک نے ہوشیارپور کی سرزمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھی۔ اور حضور کی ذات والا صفات پر وہ علامات بڑی آب و تاب سے پوری ہو چکی ہیں جن کا تذکرہ سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

مئی ۱۹۵۴ء کے ابتدائی ہفتہ میں خاکسار عزیزم مولوی نور الحق صاحب انور (مبلغ نیویارک) کو جبکہ وہ امریکہ جا رہے تھے۔ الوداع کہنے کے لئے کراچی گیا ہوا تھا۔ انہی ایام میں جبکہ میں وہاں مقیم تھا۔ ایک جمعہ میں اللہ رکھا مسجد احمدیہ میں آیا ہوا تھا۔ نماز جمعہ کے بعد مجھے مکرم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی سے ایک معاملہ کے متعلق مشورہ لینا تھا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ یہی اللہ رکھا جس نے اب فتنہ بپا کیا ہے چوہدری صاحب کے سامنے کھڑا ہے۔ اور چوہدری صاحب موصوف اسے بڑی سختی سے ڈانٹ رہے ہیں۔ مجھے اس وقت یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ چوہدری صاحب کی ناراضگی کی کیا وجہ ہے۔ اور کیوں ڈانٹ رہے ہیں۔ تاہم میں نے چوہدری صاحب سے کہا۔ کہ یہ شخص تو قادیان میں فتنہ پیدا کر کے آیا ہے۔ اب یہاں یہ کیسے آیا۔ جس پر چوہدری صاحب نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہے اور پھر اس کو مخاطب ہوتے ہوئے پنجابی زبان میں فرمایا۔

"ایہہ نہ سمجھیں کہ ایتھے قادیاں دے درویش نے جیہڑے کچھ نہیں کرن گے میں تیرا پنجرہ ڈھلا کر دیاں گا۔ ایتھوں دفع ہو جا۔"

چنانچہ چوہدری صاحب کے ان الفاظ پر قائد صاحب خدام الاحمدیہ کراچی نے اللہ رکھا کو وہاں سے ہٹایا۔ اور کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔

اس وقت میں نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے یا کسی اور شخص سے مجھے اچھی طرح یاد نہیں یہ کہا تھا کہ اس شخص کو تو حضرت صاحب کی طرف سے سزا ملی ہوئی ہے۔ تو مجھے یہ بتایا گیا کہ اس کا کہنا ہے کہ مجھے معافی مل چکی ہے۔ جس پر میں نے کہا۔ کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ کسی اخبار میں اس کی معافی کا تذکرہ نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب سے یہ شخص قادیان سے گیا ہے۔ اسی وقت سے اندرونی طور پر حضور اور جماعت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتا پھر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے فتنے اور شر سے محفوظ رکھے آمین۔

میں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے اس فتنہ سے کلیۃً بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کے جو خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں سخت دشمن ہیں۔ کیونکہ خلافت کے بغیر جماعت کا شیرازہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ہم لوگ جو تقسیم کے بعد ہندوستان میں رہ گئے ہیں ہم نے خوب محسوس کیا ہے کہ خلافت میں کتنی برکات ہیں۔ اور ان برکات کی موجودگی میں کسی شخص کا خلافت کی ضرورت سے انکار کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنے کے مترادف ہے۔

بارگاہ ایزدی میں ہم سب کی دعا ہے کہ حضور کو اللہ پاک لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور حضور کی مبارک زندگی میں احمدیت محکم اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے۔ تا کہ اس قسم کے اندرونی فتنے اس کی بنیادوں کو نہ ہلا سکیں۔ آمین ثم آمین۔ فقط والسلام

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی۔ (الفضل ۱۱؍۸؍۵۶)

ضروری اعلان

احباب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فرداً فرداً اظہار عقیدت اور منافقین سے بیزاری کا اظہار پر مشتمل خطوط بھجوا رہے ہیں جن کی وجہ سے احباب کا بھی کافی خرچ ہو رہا ہے اور بہت سا وقت بھی اس ڈاک کے پڑھنے پر صرف ہوتا ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ انفرادی اطلاع کی بجائے جماعتیں ریزولیوشن پاس کر کے اطلاع بھجوا دیں ہاں یہ ضروری امر ہے کہ اس ریزولیوشن کے نیچے سب متعلق افراد جماعت کے دستخط ہوں تا کہ کوئی باہر نہ رہ جائے۔ اس طرح سے سب دوستوں کی طرف سے اطلاع بھی مل جائیگی اور اوقات اور روپیہ کا زیاں بھی نہیں ہو گا۔ [illegible]

اس امر کا مزید ثبوت کہ موجودہ فتنہ کے پیچھے غیر مبایعین کا ہاتھ ہے

غلام احمد صاحب ساکن دھوریہ کا حلفیہ بیان

ذیل میں ہم مکرم غلام احمد صاحب ساکن دھوریہ تحصیل کھاریاں کا ایک خط اور حلفیہ بیان محمد حیات تاثیر کے متعلق شائع کرتے ہیں جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس حلفیہ بیان سے مزید واضح ہو جاتا ہے کہ فتنے کے پیچھے غیر مبایعین کا یقینی طور پر ہاتھ ہے۔ اور منافقین ان کی مدد سے جماعت کے اتحاد کو پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ وہی لوگ جو پہلے خلافتِ اولیٰ کے خلاف فتنہ پھیلاتے رہے تھے۔ آج خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کے نام پر خلافت ثانیہ کے خلاف فتنہ اٹھا رہے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ جس طرح پہلے وہ ناکام رہے اسی طرح اب بھی خائب و خاسر رہیں گے۔ انشاء اللہ ــــ اس خط سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بعض کمزور طبع احمدی اس فتنے کو جو معمولی قرار دیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کی جڑیں بڑی گہری ہیں۔ اور ایک عرصہ سے فتنہ پرداز عناصر جماعت میں انتشار پیدا کرنے اور خلافت حقہ سے برگشتہ کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی بات اس فتنہ سے متعلق وہ سنیں تو انہیں فوراً اس کی اطلاع حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچا دینی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

پیارے آقا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

حضور پرنور کا جو پیغام ۳۰/۷/۵۶ کے الفضل میں چھپا ہے جس میں مرزا محمد حیات تاثیر کا نام بھی آیا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میرا دوست تھا۔ کیونکہ ہم ایک ہی علاقہ سے تعلق رکھنے والے احمدی تھے۔ اب جو راہ اس نے اختیار کی ہے وہ میرے راستہ سے سخت مخالف ہے۔ جن اصولوں کی آبیاری جماعت کے مخلصین نے گزشتہ چیاسٹھ سال میں انتہائی مخالف حالات میں اپنی ہر متاع کو قربان کرتے ہوئے کی یہ ٹولہ اس کی جڑ پر تبر رکھنا چاہتا ہے ہم احمدیت کی وجہ سے ہی دوست تھے اور اب احمدیت کی وجہ سے ہی ایک دوسرے کے دشمن ہیں؛

میرے ناقص خیال میں بھی یہ فتنہ اہلِ پیغام کی طرف سے ہی کھڑا کیا گیا۔ شاید وہ اس عداوت کو (جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خاندان سے ہے) اب انتہا پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ جو نامراد پہلے ہی ان کو بچانوے فیصدی سے دو فیصدی پر لا چکی ہے۔ مرزا محمد حیات تاثیر کے خیالات جن کا اظہار انہوں نے میرے سامنے کیا۔ اس بات کا مزید ثبوت ہیں کہ ہماری جماعت کا ایک حصہ (جس کو دراصل حصہ کہنا ہی گناہ ہے) بھی ان کی اس شرارت میں حصہ دار ہے مرزا محمد حیات تاثیر چک سکندر کا رہنے والا ہے جو ہمارے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کا خاندان فقیر کہلاتا ہے یہ اصطلاح ہمارے علاقہ میں ان گداگروں پر بولی جاتی ہے جن کا کام گاؤں والوں کی خدمت ہوتا ہے۔ یہ لوگ مقامی ہوتے ہیں۔ اور ان کی کوئی خاص ذات نہیں ہوتی۔ کسی جگہ کچھ کہلاتے اور کسی جگہ کچھ۔ مثلاً ہمارے گاؤں کے فقیروں کا پڑدادا تیلی تھا جو پہلے سکھ سے مسلمان ہوا تھا۔ اب یہ معلوم ہی نہیں کہ اس کی قومیت کیا تھی۔

مرزا محمد حیات تاثیر ان دنوں حجرہ شاہ مقیم ضلع منٹگمری میں کسی سکول میں استاد ہے۔ گھر چھٹیوں میں آیا ہوا تھا۔ اور ۲۹/۷/۵۹ کو معہ بیوی یہاں سے چلا گیا ہے

جو باتیں اس نے میرے سامنے کیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیوی کو یہاں چھوڑ کر چند روز لاہور میں رہا ہے اور اب واپس جاتے ہوئے پہلے چنیوٹ جائے گا۔ پھر لاہور میں کچھ دن ٹھہرے گا۔ اور غالباً یکم ستمبر تک واپس حجرہ شاہ مقیم پہنچے گا۔ اس کی باتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ وہ لاہور میں محمد ڈاہڈا سے ملا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنا نام اخبار میں آنے سے پہلے ہی یہاں سے چلا گیا۔ ورنہ اس سے کچھ اور باتیں بھی معلوم ہو جاتیں۔ اس کے چلے جانے کے بعد دوسرے دن مجھے چک سکندر کے ایک دوست ملے جنہوں نے بتایا کہ محمد حیات ایک دو دن نماز پڑھاتا رہا ہے تو اس کے والد نے جو غیر احمدی ہے سخت اعتراض کیا اور کہا "کیا تم احمدی ایسے ہی ہوتے ہو کہ بے نماز کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہو"۔ پھر اس نے کہا کہ "نہ یہ باقاعدہ نماز پڑھتا ہے اور نہ اس کی بیوی۔ اور جو ظاہراً تارک نماز ہو اس کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہو سکتی"۔ چنانچہ اس کے بعد ہمارے دوستوں نے اسے امام نہیں بنایا۔

مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ جب اس نے مجھ سے لاہور کے فتنہ بازوں کا ذکر کیا (وہ تو ان کو فتنہ باز نہ کہتا تھا) تو مجھے ہرگز یہ خیال نہ گزرا کہ یہ بھی انہی کا نمائندہ ہے۔ یہ تو آپ کے پیغام ۳۰/۷/۵۶ سے ہی معلوم ہوا۔ ورنہ میں اس کو اسی طرح پکڑتا۔

حضور دعا فرماویں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ زندگی اور موت حضور کے قدموں میں کرے۔ اور توفیق عطا فرمائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن پر جو اب حضور کے ذریعہ زندہ ہے۔ ہر چیز قربان کرنے کی ہمت عطا فرمائے ہمیں آپ کی خوشنودی حاصل ہو کہ خدا اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اسی میں ہے ساتھ حلفیہ بیان بھیج رہا ہوں کہ اگر محمد حیات میرے سامنے ہو تو وہ ان باتوں کا ہرگز انکار نہ کر سکے گا۔

حضور کا ادنیٰ خادم غلام احمد احمدی

از دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ۲/۸/۵۹

حلفیہ بیان

میں غلام ولد چوہدری سلطان علی احمدی ساکن دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ نیچے صرف وہی باتیں لکھوں گا جو میرے اور مرزا محمد حیات کے درمیان ہوئیں۔

حضور کا پہلا اعلان (منافقین کے متعلق) پہنچنے سے دو روز قبل مرزا محمد حیات تاثیر مجھے ہمارے گاؤں میں ملے۔ باتوں باتوں میں بیان کیا کہ لاہور میں ایک نئے خیال کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو حضرت خلیفہ اول کی اولاد کو خلافت کے مقام پر لانا چاہتے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں۔ محمد حیات نے جواب دیا۔ کہ زیادہ پیغامی ہیں اور کچھ ہماری جماعت کے بھی ہیں۔ میں نے کہا وہ اکٹھے کس بات پر ہو گئے۔ محمد حیات نے جواب دیا۔ کہ پیغامی کہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت خلیفہ اول کی اولاد میں خلافت ہو جائے۔ تو ہمارا اختلاف دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہمیں اختلاف صرف میاں صاحب سے ہے۔ اور جو لوگ ہماری جماعت کے ہیں وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کے بعد مرزا ناصر احمد کی خلافت ہمیں ہرگز منظور نہیں۔ بلکہ خلیفہ حضرت خلیفہ اول کے خاندان میں سے ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا ان کو اختلاف تو نبوت اور خلافت کے مسئلہ پر ہے۔ محمد حیات نے جواب دیا کہ نہیں وہ کہتے ہیں ہمیں نبوت اور خلافت سے اختلاف نہیں اختلاف صرف میاں صاحب سے ہے۔

میں نے کہا ابھی تو خلافت کا سوال نہیں خدا ہمارے خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کرے اور اگر کوئی ایسا موقعہ آ جائے تو ہمیں نہ مرزا ناصر احمد صاحب ناپسند ہیں اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کوئی دشمنی ہے۔ جب ہم احمدیوں کے عقیدہ میں شامل ہے کہ خلیفے خدا خود بناتا ہے۔ تو اگر کوئی ایسا موقع آ جائے۔ تو وہ خود جماعت کی نصرت فرمائے گا۔ اور ضرور ایسے ہاتھ پر جماعت کو جمع کر دے گا۔ جو سب سے زیادہ اہل ہو گا۔

پھر میں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں وہ کونسی خوبی ہے۔ جو ان کو زیادہ آگے لاتی ہے۔ محمد حیات کہنے لگا کہ دیکھو میاں صاحب نے کبھی کسی جلسہ پر اچھی تقریر نہیں کی نہ آپ کی کوئی تحریر ہے نہ کوئی علمی خدمت کی ہے۔ یعنی کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اس کے مقابلہ میں میاں عبد المنان صاحب عمر بڑے کامیاب ہیں۔ صحیح مسلم کی تبویب کے سلسلہ میں ہی ان کو ہارورڈ یونیورسٹی نے بلایا ہے۔ پھر شاہ ابن سعود نے دعوت دی ہے۔ اسی طرح آدمی مقبول ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ ٹھیک ہے۔ مگر ہمارا ایمان تو اس بات پر ہے کہ جب کوئی شخص مقام خلافت پر آ جاتا ہے تو الٰہی نصرت اس طور پر اس کی مدد کرتی ہے۔ کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل کتنے بڑے بڑے عالم تھے۔ مگر ان کی دنیوی علمیت ہی ان کو لے ڈوبی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مقابل جماعت کا وہ حصہ جو اپنے آپ کو بڑا ذی علم سمجھتا تھا مگر خدا نے حضور کو علوم کا وہ خزانہ دیا کہ سب ششدر رہ گئے۔ ہمارا کام ہے نیک نیتی سے اپنے امام کی اطاعت کرنا۔ خلیفے بنانا ہمارا کام نہیں۔ بس اسی پر بات ختم ہو گئی۔

اس کے بعد جب تیسرے دن پھر میری اور مرزا محمد حیات تاثیر کی ملاقات ہوئی تو میں حضور کا پہلا پیغام فتنہ منافقین کے متعلق پڑھ چکا تھا۔ ملتے ہی میں نے کہا کہ آج اخبار میں حضور نے اللہ رکھا نامی ایک فتنہ باز کا ذکر فرمایا ہے کیا تم اسے جانتے ہو۔ کہنے لگا ہاں میں اسے عرصہ سے جانتا ہوں میں نے کہا وہ تو بڑا خبیث آدمی ہے۔ محمد حیات کہنے لگا کیا کسی اور شخص کا نام بھی ہے

جنم اشٹمی کی یاد میں

از مکرم سید شہامت علی صاحب پربھاکر قادیان

(۱)

جس طرح ظاہری قانون قدرت میں شدتِ گرمی کے بعد بارش کا جاں افزا موسم آتا ہے ایسا ہی حال روحانی دنیا میں بھی ہے

چنانچہ جب ہرناکش وغیرہ کے مظالم اور دہریت کی گرم اور خشک ہواؤں نے روحانی سنسار کو جلا کر ملیا میٹ کرنا چاہا۔ تو اللہ تعالٰے نے پرہلاد کی شکل میں وہ آسمانی روحانی بارش برسا کر اُن روحانی جگت کے کھیتوں کو جلنے سے بچا کر سرسبز و شاداب کیا۔ راون جیسے مہاپاپیوں کی گستاخیوں اور شوخیوں کی جھلسا دینے والی ہواؤں سے جب روحانی زمین بے چین ہو گئی تھی اور قریب تھا کہ صداقت دا یماندار کا کوئی بھی پودا باقی نہ رہتا۔ اخلاق اور سداچار کا ایک پتا بھی درختوں پر سرسبز نہ رہتا تب بھی اُس دیالو جگت پتا پرماتما نے شری رامچندر کے روپ میں وہ بارش برسا کر روحانی کھیتوں کی حفاظت کی۔ جب، کنس اور جراسندھ۔ جیسے مہاپاپیوں اور ظالموں سے بھارت ورش کی پوتر بھومی پر آئے دن اتیاچار اور مظالم توڑے جا رہے تھے۔ معصوم بچوں اور ماؤں اور بے زبان جانوروں، گایوں۔ بیلوں تک کو بھی ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا جا رہا تھا۔ اُس وقت بھی پرم دیالو بھگوان نے شری کرشن جی مہاراج کے روپ میں وہ بارش برسا کر خشک زمین کو ٹھنڈا اور ہرا بھرا کر دیا۔

یہ جنم اشٹمی اُس مبارک کی یاد تازہ کراتی ہے۔ وہ بھادوں کی آٹھویں رات۔ وہ کالے کالے گھنگھور بادلوں سے گھٹا ٹوپ اندھیاری شب۔ وہ بسدیو اور دیوکی کا قید ہونا۔ وہ قید خانہ کے اندر ہی دیوکی ماتا کی زچگی کا منظر۔ دوسری طرف ظالم کنس کا پہرہ اور کٹھور چنتا۔ تفکرات کہیں یہی آٹھواں پتر نہ ہو جو میری موت کا باعث بنے۔ غرضیکہ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ جو جنم اشٹمی کے پیچھے پنہاں ہے۔ اس کا اعادہ کرنا بلاشبہ آنکھوں میں ساون بھرتا ہے۔ غیر معقول مشہور ہے کہ جس کو خدا رکھے اُسے کون چکھے"۔ مہاراج کا قید خانہ میں ہی جنم ہوا۔ بسدیو کی حکمت عملی سے مہاراج کی جان بچی۔ مگر صبح کیا ہوا؟ متھرا کی گلی کوچوں میں بے شمار معصوم بچوں کے سر قلم کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دھرم کی نیتی اور ادھرم کے دور دورہ کا وہ سین دیکھ کر ہر روحانی آدمی کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔

یہ ایک طویل کہانی ہے جو بھادوں کی آٹھویں تاریخ آتے ہی یاد آ جاتی ہے۔ اور اس وقت "شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار" کا مقولہ پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ شری کرشن جی مہاراج بسدیو کی حکمت عملی سے راتوں رات گوکل پہنچا دیئے گئے۔ اور وہاں یشودہ کی گود میں آپ پرورش پاتے رہے۔ بچپن گذار کر جب آپ جوانی کے زمانہ میں قدم رکھ رہے تھے کہ کنس کا ماتھا متھرا میں ہی ٹھنکا کہ ہو نہ ہو گوکل والا لڑکا ہی میری موت کا باعث بنے۔ اتفاق سے شری کرشن جی مہاراج ایک دنگل دیکھنے کے سلسلہ میں متھرا آئے اور وہیں پر کنس کا کام تمام کیا۔ نیز اپنے والدین کو قید سے نجات دلائی اور اُن سبھی مظالم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جن سے زمین بھر گئی تھی۔ لیکن ابھی آپ کے سامنے سارا بھارت ورش پڑا تھا۔ سب جگہ اسی طرح کی آپا دھاپی بھی ہوئی تھی کہیں پر کورو پانڈو جھگڑ رہے تھے۔ تو کہیں پر جراسند، معصوم جنتا کے خون سے ہولی کھیل رہا تھا۔ آپ نے ان سب کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور ساتھ ہی اپنے مشن کو بھی آگے بڑھانا اور ترقی دینا تھا۔ مگر یہ سب بے سروسامانی کی حالت میں!! لیکن خدا کی طرف سے دی گئی غیر معمولی نصرت و تائید سے یہ سب کچھ ہوا۔ کورو اور پانڈوں کے جھگڑے کا آن کی آن میں فیصلہ ہو گیا حق و باطل ظاہر ہو گیا چاہے خون خرابہ ہوا۔ اس سلسلہ میں کئی جانیں گئیں مگر حق کی فتح کے لئے اس قسم کی کارروائی کرنا ہی پڑتی ہے۔

جراسندھ سے مقابلہ اُس زمانہ میں یہ ایک زبردست اور جابر راجہ ہندوستان کے ایک حصہ پر قابض تھا۔ اُس نے ایک یگیہ کرنے کے لئے تقریباً ۸۰ چھوٹے راجاؤں کو قید کر رکھا تھا۔ تاکہ اُن کو قتل کر کے اُس کی آہوتی بنائے اور اپنے یگیہ کو کامیاب کر کے اپنے کو اور اپنے بزرگوں کی ارواح کو خوش کرے۔ جب یہ خبر شری کرشن جی کو پہنچی آپ نے اپنے ملک میں اس قسم کی جابرانہ حرکت اور ناجائز فعل کی سخت مذمت کی۔ اور پہلے تو بذریعہ پیغام اس کو اس قسم کے مظالم سے باز رہنے کی تلقین کی۔ لیکن جب وہ کسی طرح سے بھی نہ مانا تو آپ وہاں خود تشریف لے گئے اور زبانی سمجھایا۔ مگر اُس نے ایک نہ سنی۔ بلکہ شری کرشن کو بھی قید کر کے اپنے اُسی یگیہ میں آہوتی بنانے کی دھمکیاں دیں۔ تب شری کرشن نے جلال میں آ کر کہا کہ قید کا سوال یا یگیہ میں مجھے آہوتی بنانے کا سوال تو بعد میں پیدا ہوگا پہلے میرا اور تیرا مقابلہ ہو جانا چاہئے قصہ کوتاہ کہ شری کرشن جی نے جراسندھ کو پچھاڑ دیا۔ اور اس طرح اُن بے گناہ ۸۰ راجاؤں کو آزاد کروا کر انسانی ہمدردی کا حق ادا کیا۔

اپنے مشن کیلئے پرارتھنا اور اُسکے نتیجے میں مبشر اولاد آپ سنسار کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر بہت ہی متفکر رہا کرتے تھے۔ مگر جیسا کہ دستور ہے کہ انبیاء کا کام نیکی کے بیج کو بو دینا ہوتا ہے۔ اور اُس پودے کی آئندہ نشوونما اور اُس کی نگرانی کا کام اُن کے جانشینوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ ایسا ہی شری کرشن جی سے ہوا۔ آپ نے بھارت ورش میں نیکی کا بیج بو دینے کے ساتھ اس پودے کی مناسب رنگ میں نشوونما کے لئے پرماتما سے پرارتھنائیں کیں۔ پرماتما نے آپ کی پُر درد پرارتھناؤں کو سنا اور پایہ قبولیت میں اُن کو جگہ دی۔ چنانچہ خدا تعالٰے کے خاص حکم کے مطابق آپ نے ایک نیک بخت خاتون سے شادی کی۔ دیگر دنیا داروں کی طرح آپ شادی کر کے بھوگ ولاس میں نہیں پڑے بلکہ وہ دونوں ہی میاں بیوی نے مل کر خدا کے آستانے پر گر گڑا کر دعائیں کیں کہ اے ہمارے قادر مطلق خدا تو ہمیں ایسی نیک اولاد عطا فرما دے جو میرے بعد میرے مشن کو سنبھالنے کی اہل ہو اور اُس سے تیرا مشن ترقی کرے۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو ہمالیہ کی ترائی میں جا کر تپسیا کرنے اور خاص پرارتھنائیں کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ شری کرشن جی مہاراج مع اپنی اہلیہ صاحبہ ہمالیہ کی ترائی میں تشریف لے گئے۔ اور بارہ سال تک تپسیا کرتے ہوئے درد بھری دعائیں کیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالٰے نے آپ کو فرمایا کہ میں نے تیری دعائیں سن لی ہیں۔ اس لئے میں تجھے تیری خواہش کے مطابق ہی ایک ایسا لڑکا دوں گا جو حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور مشن اُس کے ذریعہ سے دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اللہ تعالٰے نے آپ کو انہیں صفات کا مالک وہ موعود لڑکا عطا کیا۔ جس کا نام تاریخ میں پردیومن آتا ہے۔ اور جس کی خوبصورتی کے قصے آج تک ہندی اور سنسکرت ادب میں موجود ہیں۔ اور آج کے ہندی اور سنسکرت ادیب جب بھی اپنی تصنیف میں کسی ہیرو کی خوبصورتی کی مثال دیا کرتے ہیں۔ تو پردیومن سے ہی دیتے ہیں۔ (باقی)

بقیہ: میں نے کہا کہ میاں عبد الوہاب عمر کا نام بھی ہے۔ اس پر محمد حیات کچھ مایوس سا ہو کر کہنے لگا کہ اب تو حضرت خلیفہ اول کی اولاد کے لئے خلافت کا کوئی موقعہ باقی نہ رہے گا۔ کیونکہ اب وہ مشکوک ہو گئے ہیں۔ اب جو ان سے ملے گا۔ اس کو بھی منافق سمجھا جائے گا۔ اور ان لوگوں کے لئے سب رستے مسدود ہو جائیں گے۔ حضرت صاحب اب پوری طاقت سے اس تحریک کو کچل دیں گے۔ میں نے کہا کہ جب وہ اس فتنہ میں شامل نہیں۔ تو ان کو کیا خوف ہے۔ محمد حیات کہنے لگا بہرحال خلافت کے امیدواروں میں نام تو ان کا ہی لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد میں عصر کی نماز پڑھنے مسجد چلا گیا۔ اور وہ اپنے گاؤں چلا گیا۔ والسلام

آپ کا غلام۔ غلام احمد احمدی ساکن دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

(الفضل ۱۲ر اگست ۱۹۵۶ء) ۳-۸-۵۶

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۵۶ء سے ختم ہے

نمبر ۱۱۸ مکرمی حاجی عبد القدوس صاحب شاہجہانپور ۲۸ر اگست ۱۹۵۶ء
نمبر ۱۱۶ ،، سید منظور احمد صاحب نظام آباد ۲۸ر ،،
نمبر ۱۱۲۱ ،، مرزا شیر علی صاحب مانکا گوڈا ۲۸ر ،،
نمبر ۱۱۴ ،، بھائی محمود احمد صاحب چک ۱۲ سرگودھا ۲۸ر ،،
نمبر ۱۱۰۵ ،، مولوی نور الدین صاحب چار کوٹ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۸۸ ،، شیخ قاسم داؤد صاحب ہریکر پانڈہ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۶۲ ،، محمد شمس الحق صاحب بنگال ۲۸ر ،،
نمبر ۱۰۹۹ ،، قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۰۳۰ ،، حاجی بشیر احمد صاحب یکوپورہ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۵۲۲ ،، بدیع الزمان صاحب رشوڈی ۲۸ر ،،
نمبر ۱۵۲۳ ،، قریشی عارف علی صاحب لکھنؤ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۵۲۴ ،، ڈاکٹر محمد امام صاحب فاضل بنگلور ۲۸ر ،،
نمبر ۱۵۲۶ گورنمنٹ پبلک لائبریری میسور ۲۸ر ،،
نمبر ۱۰۲۴ ،، خواجہ غلام محمد صاحب باموڈی پور ۲۸ر ،،
نمبر ۱۵۲۰ ،، محمد نور عالم صاحب بیگوسرائے ۲۸ر ،،
نمبر ۱۴۰۸ ،، مولانا عبد الجلیل صاحب ایم۔ ایل۔ اے جدیر ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۷۹ ،، ڈاکٹر محمد نعیم صاحب کلکتہ نمبر ۱۶ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۷۷ ،، سید جمیل احمد صاحب کلکتہ ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۷ ،، ایس۔ اے صالح صاحب کٹک ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۵۹ ،، اے مجید صاحب جمشید پور ۲۸ر ،،
نمبر ۱۲۰۵ ،، ایس۔ بی احمد صاحب رسول پور ۲۸ر ،،

نوٹ:۔ جن احباب نے ابھی تک چندہ روانہ نہیں کیا وہ جلد از جلد چندہ روانہ فرما کر [illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص و محبت و عقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے احبابِ جماعت کا شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

(۳)

بمبئی

سیدنا و مولانا مرطاعنا و مرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور عالی! 'بدر' ۷؍اگست ۵۶ء میں منافقین کی سرگرمیوں کی تفصیل آئی۔ اگرچہ بدر ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سازش کا انکشاف جولائی ہی میں ہو گیا تھا۔ اور حضور جماعتوں کے نام ضروری پیغام ارسال فرما رہے تھے۔ مگر افسوس کہ یہاں دو مہینوں سے الفضل نہیں آ رہا ہے۔ اس لئے بروقت اس کی اطلاع نہ مل سکی۔

حضور عالی! میں ہر اس قسم کے پروپیگنڈہ سے سخت بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ جو آپ کے مصلح موعود یا خلیفہ برحق ہونے کے خلاف کیا جائے۔ حضور عالی! میں آپ کو اپنے دل کی پوری گہرائی اور یقین کی کامل پختگی سے مصلح موعود خلیفہ برحق ——— یقین کرتا ہوں آپ کے کشوف و الہامات نے مجھے اس یقین پر مستحکم کر دیا ہے۔

حضور عالی! میں آپ کے بعد خاندان حضرت کے ہر فرد سے انتہائی عقیدت رکھتا ہوں۔ انہیں واجب الاحترام سمجھتا ہوں۔ اور ہمیشہ نماز و غیر نماز میں ان پر درود دیتا رہتا ہوں۔ حضور عالی، میری دعا ہے کہ صحت و سلامتی اور عیش و اقبال کے ساتھ آپکی عمر دراز ہو۔ اور جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ آپ کی ہدایات سے مستفید ہونے کا موقعہ ملے۔ والسلام

محتاج دعا سمیع اللہ مبلغ بمبئی۔

جماعت احمدیہ جمشید پور

میرے آقا میرے مولا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انجمن احمدیہ جمشید پور نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۱؍اگست میں یہ قرار داد منظور کی۔

۷؍اگست کے بدر اخبار سے یہ پتہ معلوم کر کے کہ بدبخت۔ اللہ رکھا اور اُس کے چند بدبخت ساتھیوں نے خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے خلاف فتنہ برپا کر رکھا ہے سخت افسوس اور صدمہ ہوا۔ ہماری جماعت اپنے دشمنانِ خلافت سے سخت نفرت اور بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ اللہ محض اپنے فضل سے ایسے فتنہ انگیز کے بد ارادہ اور سازش کو پاش پاش کرے گا۔ ہماری جماعت اپنے پیارے آقا و امام کے ساتھ اور وہ خلافت جو آپ کی ذات اقدس سے وابستہ ہے۔ اس کے ساتھ پوری پوری وابستگی کا اقرار کرتی ہے۔ اور ہماری جماعت دست بدعا ہے کہ ایسے فتنہ پردازوں کا ملد رو سیاہ ہو۔ ہماری جماعت یہ بھی دعا کرتی ہے۔ کہ ہمارے پیارے آقا کو ایسے فتنہ سے ہمیشہ امن میں رکھے اور صحت کے ساتھ درازی عمر بھی عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو ہم لوگوں کو توفیق بخش کہ ہم سب کے سب اپنے پیارے آقا و امام کے مبارک قدموں پر اپنی جان کو نثار کر دیں اور حضور کا مبارک سایہ ہم لوگوں پر ایک لمبے عرصہ تک قائم رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔ والسلام

آپکا ادنیٰ خادم محمد سلیمان احمدی
پراونشل امیر صوبہ بہار

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۰؍اگست ۵۶ء بعد نماز جمعہ زیرِ صدارت جناب مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا یہ جلسہ ان تمام منافقین، منکرینِ خلافت کو جو خبیث اللہ رکھا اور اُس کے ساتھیوں نے خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں۔ انتہائی نفرت، حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اُن سے صد درجہ کی بیزاری و برأت کا اظہار کرتا ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کے خلاف لوگوں میں منافرت پھیلانے اور ہمارے قلوب کو زخمی کرنے کی غرض سے انتہائی بے حیائی اور گستاخی سے کام لیا گیا ہے۔

ان ظالموں اور منافقوں کی یہ تمام حرکات حد سے تجاوز کر چکی ہیں۔ جن سے ہمارے احساسات و جذبات کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمیں حضرت امیر المومنین کے منشاء احکام و ہدایت اور انتہائی صبر کی تعلیم نے مجبور کر رکھا ہے ورنہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے تھے۔

آخر میں ہم جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے تمام اراکین انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ مع اطفال و ناصرات حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضور کی حفاظت کے لئے دائیں بھی رہیں گے اور بائیں بھی آگے بھی رہیں گے اور پیچھے بھی۔ ہر حالت میں ہم حضور کے ساتھ ہیں اور ساتھ ہی رہیں گے بدترین اور بدبخت دشمن کو آگے بڑھنے نہ دیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اے ہمارے پیارے آقا! ہماری دلی تمنا و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور حضور ہی کی مبارک زندگی میں احمدیت کی شاندار اور عظیم الشان فتح ہمیں نصیب کرے۔ (آمین ثم آمین) والسلام

خاکسار سید محمد موسیٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۱-۸-۵۶۔

جماعت احمدیہ پینگاڈی

مورخہ ۱۰-۸-۵۶ کو بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ پینگاڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ پینگاڈی اللہ رکھا اور دیگر منافقین کے ان شنیع حرکات و شرارتوں سے جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف کئے ہیں دلی بیزاری اور نہایت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہم بصمیم قلب یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور ہی خلیفہ برحق اور مصلح موعود ہیں اور حضور کی خدمت میں ہم اپنا یہ پختہ عہد دہراتے ہیں۔ کہ ہم حضور کے ہر حکم کے فرمانبردار ہیں اور ہوتے رہیں گے اور اسی عہدِ اطاعت کے ساتھ جینا اور مرنا اپنی سعادت یقین رکھتے ہیں۔ اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان منافقین کی شرارتوں سے حضور کو اور سلسلہ کو محفوظ رکھے اور حضور کو لمبی عمر بمع صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار ایم ابن اسلم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینگاڈی و ملا بار

لجنہ اماء اللہ بنگلور

بحضور اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
سیدی و آقائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضور والا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ بنگلور نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۲ ۸/۵۶ میں جو ریزولیوشن پاس کیا ہے ارسال خدمت ہے۔

"لجنہ اماء اللہ بنگلور کی جملہ ممبرات۔ اللہ رکھا اور اُس کے ساتھیوں کی ناپاک حرکت کی شدید مذمت کرتی ہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یقین دلاتی ہیں کہ حفاظت خلافت کے لئے اپنی جان و مال اور اولاد کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے آقا کو صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمادے اور سلسلہ کو مزید ترقیات و برکات سے نوازے اور دشمنان خلافت و سلسلہ کو ذلیل و خوار کرے۔ آمین"۔

خاکسارہ
اختر بیگم اہلیہ بی۔ ایم بشیر احمد
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
بنگلور

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

امامنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

پیارے آقا! اخبار کے ذریعہ اللہ رکھا اور اسکے چند ساتھیوں کی حرکاتِ ناروا کا علم ہوا۔ ہم تمام افراد جماعت احمدیہ اس کو اور اس کے ہم خیال ساتھیوں کو قابل نفرت خیال کرتے ہیں ہمیں یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے اور فتنہ پرداز رسوا و ذلیل و خوار ہوں گے ہم الہام "انی معین من اراد اھانتک" ملفار اور جماعت پر عادی یقین کرتے ہیں۔ ہمارا یقین و ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور عالی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ برحق اور پیشگوئی مصلح موعود اور پسر موعود کا مصداق عالی مقام بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو کوئی بگاڑ نہیں سکتا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس شمعِ راہِ ہدایت کو بامن و عافیت تادیر قائم رکھے اور ہمیں بیش از بیش اطاعت و فرمانبرداری کے مواقع عطا کر کے اپنا مقرب بنائے۔ آپ حضور عالی ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

ہم ہیں حضور کے خدام افراد جماعت احمدیہ شاہجہانپور یو۔پی۔ بھارت۔ دستخط افراد جماعت معافی عبدالقادر

سرکاری اطلاعات

چنڈی گڑھ ۱۶ر اگست۔ ریاست میں سیر و سیاحت کے اہم مقامات پر ریسٹ ہاؤسوں اور ڈاک بنگلوں کو استعمال کے لئے چھوٹی چھوٹی لائبریریوں سے مزین کیا جا رہا ہے۔

محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کے ڈائریکٹر نے جو کہ ریاست میں "ٹورزم" کے بھی ڈائریکٹر ہیں پبلک سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ مذکورہ مقصد کے لئے اُن کو کتابیں بھیجیں۔

چنڈی گڑھ ۱۶ر اگست۔ باہر سے درآمد شدہ گندم کی سپیشل ٹرینیں عنقریب ہی کلکتہ اور بمبئی سے پنجاب کے مختلف مقامات پر پہنچنی شروع ہو جائیں گی چار ماہ کے دوران میں کلکتہ سے دس سپیشل گاڑیاں اور اتنی ہی سپیشل گاڑیاں بمبئی سے چلیں گی۔ اور اُن میں سے ہر ایک میں ۱۰۰۰-۱۰۰۰ ٹن گندم ہو گی۔ کلکتہ سے ۲۴ر اگست سے اور بمبئی سے ۱۶ر اگست سے گندم کی نقل و حرکت شروع ہو جائے گی۔

کلکتہ سے روزانہ ایک گاڑی اور بمبئی سے ہر دوسرے روز ایک گاڑی چلے گی مرکزی حکومت نے چار ماہ کے لئے ریاست کے واسطے گندم کا ۵۰۰۰ ٹن مزید کوٹہ مقرر کیا ہے۔ لہذا کوٹہ کی اک کل مقدار ۲۰۰۰۰ ٹن سے بڑھ کر ۲۵۰۰۰ ٹن ہو گئی ہے۔

خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کا دوسرا تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۸ ۷/۵۶ بروز سنیچر بوقت بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کا اجرائے نبوت پر دوسرا تقریری مقابلہ عمل میں آیا۔ اس مقابلہ کے لئے چھ اراکین نے تیاری کی ہوئی تھی۔ منصفی کے فرائض (۱) مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ (۲) مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ کوشیلہ (۳) مولوی سید غلام حیدری صاحب مبلغ کٹک اور خاکسار نے انجام دیئے۔ بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت یہ مقابلہ بہت کامیاب رہا۔ اس دفعہ بھی مکرم سید محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اول رہے۔ مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ اور مکرم سید بشیر الدین احمد جنرل سیکرٹری مجلس ہذا سوم آئے۔ مکرم جناب امیر صاحب مقامی نے اول دوم و سوم آنے والے اراکین کو انعامات تقسیم کئے جو خوبصورت فونٹین پن، قیمتی پنسل اور کتب وغیرہ کے تھے۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد دعا ہوئی۔

اگلے دوسرے دن یعنی مورخہ ۲۹ ۷/۵۶ کو تیرنے کا بھی مقابلہ ہوا جس میں شیخ عابد علی اول آئے۔ انہیں خدام کے فنڈ سے انعام دیا گیا۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا فرما دیں تا مولا کریم خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کے اس قسم کے مقابلہ کو جسمانی و روحانی علمی و سیاسی ہر لحاظ سے کامیاب بامراد کرے۔ آمین۔ خاکسار سید محمد موسیٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریک چار دیواری بڑا باغ بہشتی مقبرہ میں وصولی ماہ جولائی ۱۹۵۶ء کی فہرست اور اعلان دعا

جن احباب کی طرف سے ماہ جولائی میں مد چار دیواری بڑا باغ وغیرہ معمولی مرمت مکانات کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے۔ اور مزید خدمت کا موقعہ عطا فرماوے۔ آمین۔

(۱) مکرم محمد لطیف صاحب جماعت پنکال ۰-۴-۶

(۲) مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ؍؍ بنارس ۰-۰-۵

(۳) مکرم ایم۔ایس دین صاحب معرفت مولوی ابراہیم صاحب خلیل ویسٹ افریقہ ۳-۲-۸۱

(۴) مکرم محمد نصر اللہ خان صاحب پاڑی پورہ ۰-۰-۲

(۵) ؍؍ ٹی۔ کے سلیمان صاحب بمبئی ۰-۰-۱۱

(۶) ؍؍ محمد ابو الوفا صاحب جماعت کروالائی ۰-۰-۱۰۰-۲۰

پیشتر ازیں بذریعہ اعلانات اخبار بدر اور انفرادی طور پر جملہ احباب کو تحریک کی جا چکی ہے کہ وہ قادیان کے مقدس ایریا کی غیر معمولی مرمت مکانات (جن میں مرمت اسکول اور مساجد بھی شامل ہیں) نیز تعمیر چار دیواری بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ کے اخراجات کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان مال کے نام نادہندہ وعدہ جات بھی عرصہ سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعتوں کی طرف سے وعدوں کی وصولی تسلی بخش نہیں ہے۔ جس سے خیال ہے کہ احباب جماعت نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ مخلصین احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان جو ہمارا دائمی مرکز ہے اس کی خدمت اور حفاظت کے لئے ان کو ہر قسم کی قربانی میں خندہ پیشانی سے آگے آنا چاہیئے۔

گذشتہ سال کی غیر معمولی بارشوں اور تباہ کن سیلابوں کے باعث مقدس ایریا کی مرمت و تعمیر پر اب تک کم و بیش بارہ ہزار روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں۔ کیونکہ انجمن کے بجٹ میں اس قدر گنجائش نہیں نکل سکتی۔ اس لئے تمام احباب جماعت کو خاص تحریک کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ غیر معمولی ضرورت کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عورتوں اور بچوں کو بھی اس تحریک کے ثواب میں شامل کریں۔ تاکہ جماعت کا کوئی فرد اس کار خیر میں شرکت سے محروم نہ رہے۔ فقط

والسلام خاکسار
ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا

میرا ایک مقدمہ دیوانی نالش کا عرصہ دس سال سے چل رہا ہے۔ اس مقدمہ میں صرف حکم سنانا ہے۔ اس لئے بزرگان سلسلہ سے مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار اسرار محمد احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راٹھ ضلع ہمیرپور۔

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا

پینسٹھواں سالانہ

منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

جلسہ

بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار

تحقیق حق و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین نادر موقعہ

خود تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں

پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے تقاریر سنیں

پروگرام

پہلا دن ۱۲ اخاء ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد - دکن

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰ دعا و افتتاح جلسہ

۱۰-۲۰ تا ۱۰-۴۰ پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۴۰ تا ۱۰-۴۵ نظم

۱۰-۴۵ تا ۱۱-۴۵ احمدیت کا عالمگیر پیغام - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر - دکن

۱۱-۴۵ تا ۱۱-۵۰ نظم

۱۱-۵۰ تا ۱-۰۰ اسلام اور امن - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس

وقفہ برائے نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ دکن

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۳-۲۵ دنیا کے حالات پر - مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

۳-۲۵ تا ۳-۴۰ نظم

۳-۴۰ تا ۵-۰۰ جزا و سزا اور حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

دوسرا دن ۱۳ اخاء ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

زیر صدارت جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب - بہار

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۵۵ اسلام اور کمیونزم - مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰ نظم

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵ میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے - مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰ نظم

۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ اسلامی اصول کی برتری - جناب پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۳-۳۵ اسلام کے متعلق سکھ بزرگوں اور ودوانوں کے خیالات - مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۳-۳۵ تا ۳-۴۰ نظم

۳-۴۰ تا ۵-۰۰ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق - مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ عرب ممالک حال کلکتہ

تیسرا دن ۱۴ اخاء ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیاح بلاد یورپ

۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۵۵ شرک کی ماہیت اور اسکے نتائج - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰ نظم

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵ حضرت بانیٔ اسلام بھارتی ودوانوں کی نظر میں - مکرم گیانی عباد اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰ نظم

۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ اسلام اور مسلمانوں کا ہندوستان پر اثر - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۳-۲۵ سکھ مسلم ہندو اتحاد - مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

۳-۲۵ تا ۳-۴۰ نظم

۳-۴۰ تا ۴-۵۰ خدا کی ہستی کے ثبوت - مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ

۴-۵۰ تا ۵-۱۰ الوداعی خطاب - مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۵-۱۰ تا آخر - دعا

پروگرام جلسہ مستورات مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۲۰ تا ۱۱-۱۰ تقریر - مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

۱۱-۱۰ تا ۱۱-۱۵ نظم

۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰ مسلمان عورتوں کے کارنامے - محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری

دوسرا اجلاس

زیر صدارت سیدہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۳-۱۵ احمدیت یعنی حقیقی اسلام - محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان

۳-۱۵ تا ۳-۲۰ نظم

۳-۲۰ تا ۳-۵۵ اسلام میں پردہ - محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب قادیان

۳-۵۵ تا ۴-۰۰ نظم

۴-۰۰ تا ۴-۳۰ احمدی عورتوں کے فرائض - محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان

۴-۳۰ تا ۵-۰۰ صدارتی تقریر

نوٹ:-

(۱) مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکے گا البتہ مورخہ ۱۳ اکتوبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوگا۔

(۲) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی:- خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب